بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

واسطی صاحب کیلئے آئینہ

واسطی صاحب اور دیگر قارئین کرام:۔ کسی کاروائی کے سلسلہ میں اِن کیمرہ سے مراد یہی ہوتا ہے کہ وہ کاروائی انتہائی مخفی اور بند کمرہ میں ہوتی ہے۔اگر میں نے جلدی میں نیوز نمبر ۱۴۰ میں یہ لکھ دیا تھا کہ وہ کیمرہ میں ریکارڈ ہوتی ہے۔تو اس سے خاکسار کے علم وحکمت کی دنیا میں ہمیشہ ہمیش کیلئے بنائے گئے امام ہونے کے دعویٰ پر کچھ فرق نہیں پڑسکتا۔خاکسار کا یہ دعویٰ تو ہرگز نہیں ہے کہ میں معاذ اللہ علیم وخبیر ہوں ۔میں ایک بشر ہوں اور تمام مرسلین کی طرح بشری سہو وخطا میرے ساتھ بھی لگی ہوئی ہیں۔جس انسان کو اللہ تعالیٰ دنیائے علم وحکمت کا ہمیشہ ہمیش کیلئے امام بنائے گا وہ بھی امام ہوتے ہوئے بہرحال ایک بشر ہی ہوگا۔امام بننے کی وجہ سے نعوذ باللہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرح علیم وخبیر نہیں بن جائے گا۔

واسطی صاحب:۔آپکی جہالت اور آپکے تعصب کا پول کھولنے کیلئے خاکسار آپکے آگے الزامی طور پر اُمتی نبی اور حکم وعدل کا ایک تحریری بیان آپکے آگے رکھتا ہے۔بلاشک وشبہ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حکم وعدل اور ایک زبردست اُمتی نبی تھے۔لیکن اِسکے باوجود آپؑ ایک بشر ہی تھے اور بشری کمزوریاں آپ کیساتھ لگی ہوئی تھیں۔آپؑ بشری کمزوریاں سے بالاتر نہیں تھے۔آپکی بشری کمزوریوں کی وجہ سے آپکی صداقت اور آپکے حکم وعدل اور آپکے اُمتی نبی ہونے کے مقام ومرتبہ پر کوئی فرق نہیں پڑسکتا ہے۔

جہالت اور بے علمی کے بُت واسطی صاحب:۔ آپ جانتے ہیں اور قریباً قریباً ہر مسلمان جانتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں تین لڑکے پیدا ہوئے اور تینوں شیرخوارگی کے ایام میں فوت ہوگئے تھے۔تاریخ اسلام کے مطابق دولڑکے حضرت خدیجہؓ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔اور اِنکے نام تھے۔

(۱) حضرت قاسمؓ (۲) حضرت عبداللہؓ۔ تیسرا لڑکا حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے پیدا ہوا تھا اور اِنکا نام تھا حضرت ابراہیمؓ۔ یہ عام سا علم ہے جو قریباً ہر مسلمان کو حاصل ہے۔ لیکن اِس عام سے علم کے حوالہ سے ہمارے آقا حکم وعدل اور اُمتی نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی کتاب **چشمہ معرفت** میں لکھتے ہیں:۔

''اگر ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آسکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشانی کے موقعہ پر آپ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپکی کوئی بھی بیوی نہیں تھی۔ مگر آپ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لاکر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپکی ایسی مجردانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپ کو خدا سے روک نہیں سکتی۔ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں **گیارہ لڑکے** پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔'' (چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۹)

اے بے علم واسطی:۔ مخالفین آج تک **آپکی طرح ہی یہ اعتراض کرتے چلے آرہے ہیں** کہ مرزا صاحب نے جس کتاب کا نام **چشمہ معرفت** رکھا تھا۔ اِس کتاب میں اُنکی معرفت یعنی علم کا یہ حال تھا کہ اُنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لڑکوں کی صحیح تعداد کا بھی علم نہیں تھا؟؟ مخالفین کے بقول ایسا انسان جس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے بارے میں علم کا یہ حال ہو تو وہ حکم وعدل، امام مہدی و مسیح موعود اور اُمتی نبی کس طرح ہو سکتا تھا؟؟

اے جاہل واسطی:۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے **اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لڑکوں کو گیارہ بیان فرمایا تھا** تو یہ لکھنے میں یا علم میں آپؑ کا ایک بشری سہو یا خطا تھی۔ اگر حضورؑ کا حقیقت کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لڑکوں کے بارے میں **گیارہ** لکھنے سے آپکے مقام و مرتبہ پر کوئی فرق نہیں پڑا ہے تو پھر اگر نیوز ۱۴۰

میں جلدی میں خاکسار نے اِن کیمرہ کاروائی کے بارے میں یہ لکھ دیا کہ ’’یہ ساری کاروائی بند دروازوں میں کیمرہ میں ریکارڈ کی جاتی ہے۔‘‘ تو اس سے خاکسار کے دنیائے علم وحکمت میں امام بنائے جانے پر کس طرح اَثر پڑ سکتا ہے؟؟؟؟

اے بے علم انسان:۔ مرسلین سے اِس قسم کی اجتہادی اور لاعلمی کی غلطیوں کا سرزد ہونا اس لیے بھی ضروری ہوتا ہے کہ اُنکی وفات کے بعد لوگ اُنہیں خدا بنا کر پوجنا نہ شروع کر دیں۔ مرسلین کی بشریت کے تحقق کیلئے ایسی سہو وخطا پر مبنی غلطیوں کا سرزد ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جیسا کہ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ اپنی شہرہ آفاق کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

’’اگر یہ کہا جائے کہ اُنہیں احادیث کی کتابوں میں بعض اُمور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اِجتہادی غلطی کا بھی ذکر ہے۔ اگر کل قول وفعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وحی سے تھا تو پھر وہ غلطی کیوں ہوئی۔ گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِس پر قائم نہیں رکھے گئے۔ تو اُس کا جواب یہ ہے کہ وہ اِجتہادی غلطی بھی وحی کی روشنی سے دور نہیں تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے قبضہ سے ایک دم جدا نہیں ہوئے تھے۔ پس اس اجتہادی غلطی کی ایسی ہی مثل ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نماز میں چند دفعہ سہو واقع ہوا تا اس سے دین کے مسائل پیدا ہوں۔ سو اسی طرح بعض اوقات اجتہادی غلطی ہوئی تا اس سے بھی تکمیل دین ہو اور بعض باریک مسائل اسکے ذریعہ سے پیدا ہوں اور وہ سہو بشریت بھی تمام لوگوں کی طرح سہو نہ تھا بلکہ دراصل ہمرنگ وحی تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تصرف تھا جو نبی کے وجود پر حاوی ہو کر اُس کو کبھی ایسی طرف مائل کر دیتا تھا جس میں خدا تعالیٰ کے مصالح تھے۔ سو ہم اس اجتہادی غلطی کو بھی وحی سے علیحدہ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ وہ ایک معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ اس وقت اپنے نبی کو اپنے قبضہ میں لیکر مصالح عام کے لیے ایک نور کو سہو کی صورت میں یا غلط اجتہاد کے پیرایہ میں ظاہر کر دیتا تھا۔ اور پھر

ساتھ ہی وحی اپنے جوش میں آجاتی تھی جیسے ایک چلنے والی نہر کا ایک مصلحت کیلئے پانی روک دیں اور پھر چھوڑ دیں۔ پس اس جگہ کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا کہ نہر سے پانی خشک ہوگیا یا اس میں سے اٹھالیا گیا۔ یہی حال اَنبیا کی اجتہادی غلطی کا ہے۔ کہ رُوح القدس تو کبھی اُن سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ مگر بعض اوقات خدا تعالیٰ بعض مصالح کیلئے انبیا کے فہم اور ادراک کو اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ تب کوئی قول یا فعل سہو یا غلطی کی شکل پر اُن سے صادر ہوتا ہے اور وہ حکمت اِلٰہی جو ارادہ کی گئی ہے ظاہر ہو جاتی ہے۔ تب پھر وحی کا دریا زور سے چلنے لگتا ہے اور غلطی کو درمیان سے اُٹھا دیا جاتا ہے گویا اِس کا کبھی وجود نہیں تھا۔ حضرت مسیح ایک انجیر کی طرف دوڑے گئے تا اُسکا پھل کھائیں اور رُوح القدس ساتھ ہی تھا مگر رُوح القدس نے یہ اطلاع نہ دی کہ اس وقت انجیر پر کوئی پھل نہیں۔ بااین ہمہ یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ شاذ و نادر معدوم کے حکم میں آتا ہے۔ پس جس حالت میں ہمارے سید و مولیٰ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں، حرکات میں، سکنات میں، اقوال میں، افعال میں رُوح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں تو پھر اگر ایک آدھ بات میں بشریت کی بھی بو آوے تو اس سے کیا نقصان۔ بلکہ ضرور تھا کہ بشریت کے تحقق کیلئے کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تا لوگ شرک کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔" (روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۱۳۔۱۱۶)

آخر میں خاکسار جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور جماعت احمدیہ قبرستان کے درمیان جو اصل قضیہ ہے اُسکی طرف آپ کو بلاتا ہے۔ Come to the point اگر آپکے پاس کوئی مذہبی علم یا روحانیت ہے یا آپکے پاس کوئی حکمت و دانش ہے تو میں آپ کو اپنے دو سوالوں کی طرف بلاتا ہوں جس کے نیچے جماعت احمدیہ قبرستان کے خلفاء اور علماء دبے پڑے ہیں۔

(1) پہلا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کو ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی

پیشگوئی مصلح موعود میں جس زکی غلام کی بشارت بخشی تھی۔اللہ تعالیٰ نے اس موعود زکی غلام کو مثیل مبارک احمد قرار دے کر ملہم پر واضح کر دیا تھا کہ یہ زکی غلام اُنہیں بطور جسمانی لڑکا نہیں دیا جائے گا۔اور جب ہم محمدی مریم کے مبشر الہامی کلام یعنی ۱۳ مبشر الہامات کو قرآن کریم پر عرض کرتے ہیں تو یہ حقیقت قطعی طور پر ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ مبشر اور موعود زکی غلام تو آپؑ کے گھر میں بطور صلبی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔لہٰذا اگر حضورؑ کے کسی جسمانی لڑکے نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو وہ دعویٰ ہرگز سچا نہیں تھا۔واسطی صاحب:۔اگر آپکے پاس کوئی مذہبی یا روحانی علم ہے؟؟ اگر آپ واقعی مدبر ہیں تو آپ اصل قضیہ کی طرف آئیں اور خاکسار کے اس دعویٰ کو جھٹلا کر دکھائیں؟؟

(2) خاکسار کا الٰہی اور الہامی نظریہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت پر مشتمل ہے کیونکہ اس میں موعود زکی غلام کی موعود مرکزی،علمی اور الہامی نشانیاں کا ذکر آجاتا ہے۔یہی وہ اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر نظریہ یا اُم النظریات ہے جسے ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں فتح اور ظفر کی کلید قرار دیا گیا ہے۔اور یہی وہ علمی آسمانی حربہ ہے جس کے متعلق حضورؑ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں:۔

”اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اُسکے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔کیونکہ داخل ہونیوالے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جنکے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں۔قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کردے۔وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔اِس دن نہ کوئی مصنوئی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوئی خدا۔

اورخدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گالیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعدرُوحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دِلوں پر ایک نور اُتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔'' (مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۴ تا ۳۰۵)

اے جہالت اور رعونت کے پروردہ بُت واسطی صاحب:۔ آپ خاکسار کے مذکورہ بالا دونوں نظریات کو جھٹلا کر دکھائیں ۔اگرتم اِنہیں جھٹلا گئے تو خاکسار نا صرف اپنے دعویٰ پر نظر ثانی کرے گا بلکہ آپ کی خدمت میں ایک ملین امریکی ڈالر بھی پیش کردے گا۔آپ سے درخواست ہے کہ آپ اصل قضیہ کی طرف آئیں۔come to the point اگر آپ خاکسار کے مذکورہ بالا دونوں نظریات کونہیں جھٹلا سکتے [اور میں حق الیقین رکھتا ہوں کہ آپ کیا کوئی بھی انسان قیامت تک اِن دونوں نظریات کو جھٹلا نہیں سکتا] تو پھر آپ جو ای میل فورم پر تماشہ کرتے پھر رہے ہیں یہ سب وقت کا ضیاع اور آپکی تماش بینی ہے۔اگر آپ خاکسار کے مذکورہ بالا دونوں دعاوی کو جھٹلا نہ سکے تو پھر لوگ یہ یقین کرنے میں حق بجانب ہونگے کہ ایک نام نہاد مدبر واسطی کے منہ پر ایک ملین جوتے پڑ چکے ہیں۔ فَتَدَبَّرُوْ ااَیُّھَاالعَاقِلُوْن۔

نشاں کو دیکھ کر اِنکار کب تک پیش جائے گا ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چُھپاتا ہے تری اِک روز اے گستاخ! شامت آنیوالی ہے
ترے مکروں سے اے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہرگز کہ یہ جاں آگ میں پڑکر سلامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تونے اور چھپایا حق مگر یہ یاد رکھ اِک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رُسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

☆☆☆☆☆☆☆☆